

باسم تعالیٰ، حمد و مصیلا

## کیا عورت کی امامت میں مردم نماز پڑھ سکتے ہیں؟

ڈاکٹر محمد حمید اللہ (پرس)

محترم جناب ائمہ صاحب مامنامہ الشریعہ (گوجرانوالہ)

سلام مسنون و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج ۱۰ ستمبر ۱۹۹۲ء کو یہاں مقدس عید میلاد ہے۔ اس کی مبارکباد عرض کرنے سے آغاز کرتا ہوں۔ آج صبح آپ کا اگست، ستمبر کا دہرا شمارہ جواز راہ کرم بھیجا گیا ہے، ”پہنچا جزا کم اللہ فی الدارین خیرا۔“ اس میں میرا ایک عرضہ بھی چھپا ہے اور اس کی ایک فاضل کے قلم سے تکلی ہوئی تسفیہ بھی پڑھنے پر جو باقی ذہن میں آئیں پیش کرنے کی جہالت کرتا ہوں۔ انھیں کوئی اہمیت نہیں چاہیے نہ چھاپیں بلکہ روی کر دی جائیں۔ مقصود صرف آپ کو آگاہ کرانا ہے۔ پہلی چیز یہ ہے کہ تمہاں ہے کہ پروف خوانی آئندہ بہتر ہو جائے۔ اس دفعہ سرسری پڑھنے میں نظر آیا کہ

صفحہ	طر	طبعہ	صفحہ	طر	طبعہ	صفحہ	طر	طبعہ
۲۷	۱۱	”اہل“	۲۸	۱۲	”اہل بیتحا“	۳۰	۲۳	قرآن
		مزکورہ			مزکورہ			استیزان استیزان
								قلی
								خاتون
								شافعی
								شانی
								Lane Lame
								(?) موت
								یزکر
								(?) یزکر
								تال
								دو گاؤں
								دو گاؤں (?)
								مزکورہ
								مزکورہ (?) جلد
								ج
								۳۷
								۳۶
								۳۵
								۳۴
								۳۳
								۳۲
								۳۱
								۲۹
								۲۷

میرے پاس میرے گزشتہ عرضے کی نقل نہیں ہے۔ مجھے تردود ہے کہ صفحہ ۳۶۶، سطر ۲۲ میں بھی سوئے۔ وہاں ”موزن اور امام“ کی جگہ ”موزن اور غلام“ مراد ہے۔ امام عورت سب سے آگے تھا ہو گی۔ میرے ذہن میں ایسی کوئی حدیث یا فتناء کا اجتماعی فیصلہ نہیں ہے کہ عورت امام بننے تو لازماً دوسرا مقتدی عورتوں کے وسط میں کھڑی رہے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کا ایسا طرز عمل، میری دانست میں، اس لئے تھا کہ ان پر کمرے میں کافی جگہ نہ تھی۔

دوسری چیز یہ ہے کہ پاکستانی اخباروں میں شائع شدہ حال میں ایک نئی چیز میری طرف منسوب نظر آئی اور وہ یہ کہ ”جذب سے مراد شرم و جایا ہے اور اس کا اطلاق مرد و عورت دونوں پر ہوتا ہے۔“ مجھ سے عورت کے نسبت کے متعلق سوال تو کیا گیا تھا لیکن مجھے جواب کا موقع نہ ملا۔ مذکورہ مطبوعہ بیان صحیح نہیں۔ میری دانست میں عورت کو اجنیوں کے سامنے چڑھا کرنا قرآنی حکم ہے۔ قرآنی حکم کو کون بدلتا؟

تیرا امریہ ہے کہ مجھے اپنی افتاد طبع کے باعث بحث مباحثہ اچھا نہیں لگتا لیکن ایک حدیث نبوی

کے باعث ایسا کرنا پڑتا ہے۔ "اختلاف ائمۃ" (یا: ائمۃ) رحمۃ "مشور حدیث شریف ہے یعنی مسلمان امت میں (یا: مسلمان فقماء میں) باہمی اختلاف رائے ایک رحمت خداوندی ہے۔ حضور اکرم نے یہ نہیں فرمایا کہ اختلاف حرام ہے۔ یہ بھی ارشاد نہ فرمایا کہ وہ مباح ہے۔ بلکہ یہ کہ وہ اللہ کی رحمت ہے! یعنی مثلاً اگر ہٹ دھری اور بد نفسی نہ ہو بلکہ پوری نیک نیت سے، اور حق بات کی تلاش کے لئے ہو یہ اتنی اچھی چیز ہے کہ اسے اللہ کی رحمت کننا پڑتا ہے۔ یہاں میں اس خاص بحث میں نہیں پڑوں گا۔

میرے فاضل ناد نے مضمون کے صفحہ (۳۰) سطر (۲۲) میں فرمایا ہے کہ رسول اکرمؐ کا ہر ہفتہ حضرت ام ورقہؓ کے ہاں جانا میری ایجاد ہندہ ہے۔ میں یہ خط علبت میں لکھ رہا ہوں۔ حوالے کی کتابیں پاس نہیں ہیں۔ لیکن میں یقین دلاتا ہوں کہ ایسا نہیں ہے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ یہ صحیح حدیثوں میں پڑھی ہوئی چیز ہے۔ ایک صحابی فرماتے ہیں کہ بی بی ام ورقہؓ اک خاص کھانا یا شوربہ تیار کرتی تھیں جو وہ رسول اکرمؐ کو پیش کرتی تھیں اور یہ بڑا لذیذ ہوتا تھا۔ ہم رسول اللہ کے ہمراہ اس کی کشش سے ہر جمہد کو نماز کے بعد حضور اکرم کے ہمراہ بی بیؓ کے مکان کو جایا کرتے تھے۔

مددوہ کی تقدیم میں صفحہ (۳۱) کا بیان میری ناقیز فہم میں معقول بات نہیں کہ موزون اذان کے بعد کسی دوسری مسجد میں جا کر نماز پڑھے اور یہ کہ بی بیؓ کا غلام بھی ایسا ہی کرتا ہو گا۔ میری عاجزائہ گزارش ہے کہ موزون کا مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ کسی کمرے کی تین چار عورتوں کو نہیں، بلکہ آس پاس لکھے کے سارے لوگوں کو نماز کے لئے بلاسیں۔ صرف عورتوں کیلئے عورت بھی اذان دے سکتی ہے۔ واللہ اعلم۔

ایک اور بات یہ بھی عرض کروں گا کہ سُنِّتِ ابی داؤد میں اس قسم کا عنوان "باب الامۃ النساء" ہوتا ہے کہ یہ آج کی بات اور میری ایجاد ہندہ نہیں ہے، وہ حضرت ابو داؤدؓ جیسے عظیم المرتبت محدث کی توجہ منعطف کراچکی ہے۔ یہ تو مجھے نہیں معلوم کہ اس کا انھوں نے ایک اجتماعی اور اختلافی مسئلہ ہم عصر وہ کے لئے پیاسا یا نہیں لیکن یقیناً انھوں نے اس حدیث کو غلط اور جعلی اور نامناسب نہیں سمجھا۔

ایک آخری بات یہ گزارش کرنی ہے کہ مردوں کے لئے عورت کی امامت کی کبھی کبھی ضورت آج بھی پیش آتی ہے۔ چند سال کی بات ہے کہ ایک افغان (مسلمان) لڑکی یہاں باریں کو تعلیم کے لئے آئی تھی۔ میری ملاقات تھی۔ ایک دن وہ خوشی خوشی میرے پاس آئی اور کہنے لگی: ایک ہالینڈی نوجوان میرا پیغماعت ہے۔ بحث مبارکہ بھی رہتے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ وہ مسلمان ہونا چاہتا ہے۔ پھر وہ ہالینڈی مسلمان بھی ہوا اور ان کا نکاح بھی میں نے ہی پڑھایا۔ نکاح کے دوسرے دن سویرے وہ افغان بیٹا بھاگی بھاگی میرے پاس آئی اور کہنے لگی کہ میرا شوہر دینی احکام کی پوری پابندی کرنا چاہتا ہے مثلاً "نیج و قیقا" نمازیں، لیکن ابھی اسے نہ سورہ فاتحہ زبانی یاد ہوا ہے اور نہ تمہد۔ وہ اصرار کرتا ہے کہ میں امامت کوں اور وہ میرے پیچھے رہ کر میری حرکتوں کو دیکھ کر خود بھی وہیسا ہی کرے۔ میں کیا کروں؟ میں نے اس عزیز بن کو حضرت ام ورقہؓ کا قصہ سنایا اور کہا کہ اپنے شوہر سے کوکہ جلد سے سورہ فاتحہ اور تین چار چھوٹے سورے، اور "الحمد" (التحمیل) اور رکوع و سجود کی دعائیں یاد کر لے۔ اور ایسا ہونے تک چند دن تک تم امامت کرو اور تمہارا شوہر مقتدی رہا کرے۔ اس پر اس بن نے کہا: صدقے جاؤں اس نبیؐ کے جس نے باقی صفحہ ۳۲ پر